Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد - بمقام قادیان ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۸ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ یکم تبوک ۱۳۵۸ہش ۔ یکم ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۹۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ انہیں بلڈ پریشر کی زیادتی اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۳۱ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۰۵ تا ۲۰۹ اور ۲۱۹ کی نہایت رُوح پرور انداز میں تشریح فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ انسانوں کے اس گروہ میں شامل ہو جائیں جس کا ذکر آیت ۲۰۸ میں کیا گیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ خدمت مخلوق میں لگے رہتے ہیں اور خدا نے انہیں جو بڑی وسیع قوتیں عطا کی ہیں اُن کا صحیح استعمال کرکے ان کا ارادہ خدا کے ارادہ سے ہمرنگ ہو جاتا ہے اور ان کی تمام لذات خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہو جاتی ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے کانوں میں خدا کی یہ آواز پڑتی ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جبکہ آیات ۲۰۵ تا ۲۰۷ میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جن کے سارے اعمال محض ظاہرداری اور زبانی باتوں پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کی ساری دَوڑ دھوپ محض دنیا میں مادی اور ذاتی فائدے حاصل کرنے تک ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت ۲۰۸ میں ذکر کردہ گروہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آیت ۲۱۹ کا ذکر کیا جس میں خدا کے ایسے بندوں کا ذکر ہے جو کہ ایمان لانے کے بعد خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد کرتے ہیں اور خدا کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کے معنی وطن سے، عزیزوں سے اور نفس کی بُری اور بلکہ اچھی خواہشات سے بھی جدائی

(باقی صفحہ ۸ پر)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ہوائے نفس کو روکنا ہی فنافی اللہ ہونا ہے!

اس سے انسان خدا کی رضا حاصل کرکے اسی جہان میں جنّت حاصل کر سکتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

۱- اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ (الفرقان آیت ۴۴)

ترجمہ:۔ اے رسول! کیا تو نے اُس شخص کا حال معلوم کر لیا جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تُو اس شخص پر نگران ہے کہ تُو اُسے جبراً گمراہی سے روکے۔

۲- وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ (النّزعٰت: ۴۱،۴۲)

ترجمہ:۔ اور جس شخص نے اپنے ربّ کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا۔ تو جنّت اس کا ٹھکانا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سِتَّةُ اَشْيَاءَ تُحْبِطُ الْاَعْمَالَ الْاِشْتِغَالُ بِعُيُوْبِ الْخَلْقِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ وَظَالِمٌ لَا يَنْتَهِيْ۔ (الدیلمی)

ترجمہ:۔ چھ باتیں اعمال کو ضائع کر دیتی ہیں جو یہ ہیں۔ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا، دلوں کی سختی، دنیا کی محبت، شرم کی کمی، بڑی بڑی فضول امیدیں اور خواہشات، ظلم سے باز نہ آنا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا خدمتگار ہو کر آجائے تو آجائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے۔ جس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ صافی ہو خدا تعالیٰ اس کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دیتا۔ ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں۔ ہاں انسان کا یہ کام نہیں کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے لیکن خدا تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی۔ پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کر گئی۔ جس کا قدم خدا تعالیٰ کے منشاء کے برخلاف ہو اُس پر کوئی خوش نہیں نہ خدا تعالیٰ اور نہ اُس کے ملائکہ۔ امر سہل ہے۔ قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے۔ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ جو کوئی اپنے ربّ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنّت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنافی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرکے اسی جہان میں مقام جنّت کو پہنچ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۱۳،۴۱۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ شوال ۱۳۹۹ھ
یکم تبوک ۱۳۵۸ہش
یکم ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد

گزشتہ اداریہ میں ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ (منعقدہ ۵ تا ۷ جولائی ۱۹۷۹ء) کے موقع پر احبابِ انڈونیشیا کے نام جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا تھا اور جو ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے وہ اگرچہ ایک مختصر پیغام ہے تاہم ہے اِس قدر جامع اور ہمہ گیر کہ اس میں حقیقی اسلام کی پوری رُوح سموئی ہوئی ہے اور احبابِ انڈونیشیا ہی نہیں بلکہ یہ روئے زمین کے تمام ملکوں اور ان میں بسنے والی قوموں کے تمام احمدیوں کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ وہ اِس پیغام کے ایک ایک لفظ کو حرزِ جان بنائیں اور اُس پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر عند اللہ سرخرو ہوں۔

اِس ضمن میں ہم نے حضور ایدہ اللہ کے پیغام کے ایک فقرہ میں پوشیدہ عظیم الشان صداقت کو قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اہم ارشاد کی رُو سے واضح کیا تھا۔ وہ فقرہ یہ ہے:۔

"آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی"

آج ہم اِس بصیرت افروز پیغام کے ایک اَور حصّہ کی اہمیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے کسی قدر وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

"حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے اِس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دو تاکہ خدا تعالےٰ بھی آپ لوگوں سے محبّت کرے۔"

اِس حصّۂ پیغام میں حضور ایدہ اللہ نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد پر روشنی ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السّلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے۔ اِس کے بعد حضور نے اِس اہم مقصد کی تکمیل میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے دو بنیادی ذرائع یا تقاضوں کا ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں اوّل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو۔ دوم اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دو۔ اور پھر حضور نے اِن دونوں تقاضوں کو کماحقہٗ پورا کرنے کے عظیم الشان نتیجہ پر روشنی ڈالی ہے اور وہ نتیجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبّت کرنے لگے گا یعنی آپ میں سے ہر شخص حسبِ استعداد خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا۔

فی الوقت ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اہم مقصد (یعنی قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانے اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانے) کو خود حضور علیہ السلام کے الفاظ میں واضح کرنے پر اکتفا کریں گے اور اِس سے متعلق باقی حصّۂ پیغام کی اہمیت پر آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے، انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

جہاں تک قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانے کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کے اِس اہم مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ عاجز تو محض اِسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دُنیا کے مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔" (حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲، صفحہ ۱۳)

(۲) "خداوند تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ "تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجّت ان پر پوری کرے۔ اور اِسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اِس عاجز کو یہ توفیق دی کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپے کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشان پیش کئے گئے اور ان کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا تا کوئی دقیقہ اتمامِ حجّت کا باقی نہ رہے اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمامِ حجّت کے محض اپنے فضل و کرم سے اِس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ اُمم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اِس بارہ میں توفیقاتِ غیبیہ اِس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۳) "ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اِس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اِس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سُنی اور اُس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچّا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اِس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اُس دین اور اُس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

حضور علیہ السّلام کے ان تین منتخب ارشادات سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا ہے۔ اِس مقصد کو عملاً پورا کرنے کے لئے ایک ایسی مخلص و فدائی جماعت کی ضرورت تھی جو قرآنی احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر اِس کے نور کو ساری دُنیا میں پھیلائے۔ چنانچہ خدائی حکم کے ماتحت اِس غرض سے آپؑ نے ایک جماعت قائم کی تو اُس کے افراد کو قرآنی انوار کو اپنے سینوں میں جذب کرنے اور انہیں اپنے عمل و کردار میں سمونے اور پھر ان انوار کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی بار بار نہایت پُر اثر تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر آپؑ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اِس دعوت کو شُکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جُھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا....

چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثرِ سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر

فضل عمر فاؤنڈیشن نے جب انعامی مقابلوں کا سلسلہ شروع کیا تو راقم الحروف نے "سمندر اور اس کے عجائبات" کے عنوان سے ایک مقالہ ۱۹۶۸ء میں تحریر کیا تھا جسے انعام کا مستحق سمجھا گیا۔ بعض مجبوریوں کے باعث وہ مقالہ اس وقت تک شائع نہیں کیا جا سکا۔ اب فاؤنڈیشن نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسے بالاقساط الفضل میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ قارئین اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس تجویز کے مطابق ذیلی عنوانوں کے تحت مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے سامان پیدا کر دیئے تو اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق

(حبیب اللہ خان ایم ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہمیں اس بات کا علم ہے کہ سینکڑوں سال سے انسان اپنی بنائی ہوئی کشتیوں اور بادبانی جہازوں پر سمندر کا سفر کرتا رہا ہے۔ اور اس نے لمبے تجربے اور مشاہدات کی روشنی میں سفر کے لئے نسبتاً محفوظ راستے بھی متعین کر لئے ہیں۔ لیکن اس تمام عرصہ میں وہ صرف سطح آب پر ہی گھومتا رہا ہے۔ اس لئے سمندر کے بارے میں اس کی معلومات قدرتاً سطحی رہی ہیں۔ بلکہ اب بھی سمندر کی گہرائیاں اس کے لئے بند کتاب کا حکم رکھتی ہیں۔ باوجود سائنس کی بے انتہا ترقی کے بیسویں صدی کے وسط تک اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ سمندر کس قدر گہرا ہے۔ اس میں حیات کے آثار کہاں تک پائے جاتے ہیں۔ اس کے سینہ پر ہر وقت ابال کیوں رہتا ہے۔ اور کونسی قوت پانی کو ہر وقت متحرک رکھتی ہے۔ سمندر کے نیچے کیا ہے۔ کیا وہاں دائمی تاریکی اور خاموشی ہے۔ یہ اور اسی قسم کے بیسیوں سوال ہیں جو اس کے دل میں پیدا ہوتے تھے۔ لیکن وہ ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتا تھا۔

ایک مشہور مقولہ ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ دراصل ان مسائل کو حل کرنے کی اب تک ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی اور کسی کے وہم میں بھی نہیں آتا تھا کہ یہ امور ہماری زندگی پر کس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کسی کو خیال نہ آیا کہ ان کا حل تلاش کرے۔ اس کے علاوہ سمندر اتنی بڑی دنیا ہے اور اس قدر دشوار گذار ہے کہ باوجود اپنی ساری مساعی کے انسان ابھی تک اس کا صرف ایک حصہ ہی دیکھ پایا ہے۔ اس ایٹمی دور کی تکنیکی ترقیات نے بھی اس صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی۔ اور اس کی معلومات میں کوئی معتد بہ اضافہ نہیں کیا۔ درحقیقت ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ سمندر کے رازہائے سربستہ کو کھولا جائے۔ اور جہالت کے دبیز پردوں کو چاک کیا جائے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ سمندر کے بارے میں ہماری معلومات نہایت درجہ ناقص ہیں۔ نہ ہم اس کے جغرافیہ سے کماحقہ واقف ہیں اور نہ اس کی حرکات سے۔ اس امر کا احساس پیدا ہوا کہ بہت سی فوجی مہمات کی کامیابی و ناکامی اس امر پر موقوف ہے کہ ہم کس حد تک سمندری لہروں اور رووں کے طرز عمل کی پیش بینی کر سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ ایٹمی توانائی کے ذریعہ آبدوزیں بھی چلائی جا سکتی ہیں۔ اور وہ اپنے فرائض صحیح رنگ میں اسی وقت ادا کر سکتی ہیں۔ جب سمندر کی گہرائیوں کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا گیا ہو۔

اس ضرورت نے امریکہ۔ روس اور دوسری بڑی طاقتوں کو سمندر کی سائنسی تحقیق کی طرف متوجہ کیا۔ اس تحقیق کے مختلف پہلو ہیں۔ بعض کا تعلق طبیعیات اور کیمیا سے ہے۔ بعض کا حیاتیات اور موسمیات سے اور بعض کا طبقات الارض سے۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مختلف علوم کے ماہرین نے متعدد کوششیں شروع کیں تاکہ صحیح اور مستند معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء تک کا درمیانی عرصہ اس سلسلہ میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس عرصہ میں انسان بردار سواریاں سمندر کی انتہائی گہرائی (قریباً ۶½ میل) یعنی ۱۰٫۴۶ کلومیٹر تک اتاری گئیں۔ اور انسان نے اپنی آنکھوں سے سمندر کے پیندے اور وہاں کی مخلوقات کا مشاہدہ کیا۔ یہ سواریاں دھات کے مضبوط گولوں کی شکل کی تھیں۔ جن میں مشاہدات کے لئے شفاف کھڑکیاں لگی تھیں۔ اور ان کے پیندے اور اطراف میں طاقتور برقی بلب لگے تھے تاکہ حسب ضرورت وہ ماحول کو روشن کر سکیں۔ ان گولوں میں عموماً ایک آدمی کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی تھی۔ اور ان کو تختہ جہاز سے مضبوط تاروں کے ذریعہ پانی میں اتارا جاتا تھا۔ بعد ازاں ایک ایٹمی آبدوز نے بحر منجمد شمالی کی برفانی تہوں کے نیچے سے گذر کر ثابت کر دیا کہ سمندر کا اب کوئی حصہ ایسا نہیں جو ناقابل عبور ہو۔ سمندر کی مختلف گہرائیوں میں نباتی اور حیوانی حیات کا مطالعہ کیا گیا اور یہ دیکھا گیا کہ مختلف مقامات پر مختلف اندرونی طبقات میں درجۂ حرارت کیا ہے۔ پانی کا دباؤ کس قدر ہے۔ کثافت کتنی ہے۔ اور حل پذیر مادوں کی نوعیت اور مقدار کیا ہے۔

چونکہ تحقیقات کا یہ میدان بڑا وسیع تھا۔ اس لئے علاوہ الگ الگ طور پر معلومات حاصل کرنے کے لئے مناسب سمجھا گیا کہ اس کام کو بین الاقوامی سطح پر بھی سرانجام دیا جائے۔ چنانچہ چالیس مختلف قوموں کے ساٹھ جہازوں اور سینکڑوں سٹیشنوں نے جو مختلف جزیروں اور ساحلوں پر واقع تھے اس کام میں حصہ لیا۔ اور ایک بین الاقوامی ارضی طبیعیاتی سال منایا گیا جس کے دوران نہایت قیمتی معلومات فراہم کی گئیں۔ معلومات کے اس ذخیرہ نے ایک نئے علم کو جنم دیا جس کو اوشیانوگرافی[1] (اب اوشیانالوجی[2]) یعنی بحر نگاری یا علم البحر کہتے ہیں۔ اس علم کے مختلف پہلوؤں کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ علم البحر ایک علم نہیں بلکہ بہت سے علوم کا مجموعہ ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ سمندر کے متعلق مسائل کو حل کرے۔ خواہ وہ مسائل طبیعیاتی ہوں حیاتیاتی ہوں۔ موسمیاتی ہوں یا علم کیمیا اور علم طبقات الارض سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس علم کے ماہرین کا طریق یہ ہے کہ وہ اپنے آلات کو سمندر کے مختلف حصوں اور مختلف گہرائیوں میں بھیج کر معلومات حاصل کرتے ہیں۔ جب ان کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ آلات کو سمندر میں لا سکیں تو سمندری اشیاء کے پیندے کے نمونے حاصل کر کے خشکی پر لے جاتے ہیں اور تجربہ گاہوں میں ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اب سے پندرہ بیس برس قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ سمندر کی تہہ ایک دائمی خاموشی کا ایک پرسکون خطہ ہے۔ جہاں نہ روشنی ہے اور نہ کسی قسم کی حیات۔ اور جہاں پانی کی معمولی سی حرکت کے سوا کوئی قابل ذکر حرکت موجود نہیں۔ پھر یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ دریاؤں کی وجہ سے چونکہ مٹی اور دوسرے حل پذیر مادے مسلسل سمندر میں گرتے رہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے سمندر کی تہہ سپاٹ یعنی تقریباً ہموار ہو گی۔

تازہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ یہ سب تصورات بالکل غلط ہیں۔ اب پتہ لگا ہے کہ سمندر کا کوئی گوشہ اور کوئی حصہ ایسا نہیں جو حیات سے خالی اور تغیرات سے پاک ہو۔ زندگی کے آثار ہر جگہ اور ہر گہرائی میں موجود ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سمندر کی تہہ نہ صرف یہ کہ سپاٹ نہیں بلکہ خشکی کی نسبت شائد زیادہ ناہموار ہے۔ وہاں بھی عمیق کھڈ۔ گہری وادیاں اور بلند پہاڑ موجود ہیں۔ جس طرح خشکی پر پہاڑی سلسلے پھیلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سمندر کے اندر بھی پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ خشکی پر جو پہاڑی سلسلے ہیں۔ وہ درحقیقت زیر آب پہاڑوں کا ہی ایک تسلسل ہیں۔

سائنسدانوں نے جو نفیس آلات تیار کئے ہیں۔ ان سے سمندر کی خفیہ رووں کا علم ہوا ہے اور پتہ لگا ہے کہ سطح آب سے لے کر پیندے تک تمام کا تمام حصہ متحرک ہے۔ اور اس میں پانی کا دور مسلسل جاری ہے۔ سطح پر جو روئیں چلتی ہیں۔ ان کے بارے میں پہلے تصور یہ تھا کہ وہ ایک چوڑے دریا کے مشابہ ہیں۔ جس کا پانی یکساں رفتار سے ایک ہی سمت چلتا رہتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہے کہ یہ روئیں نسبتاً تنگ دھاروں پر مشتمل ہیں۔ جن میں بھنور بھی پیدا ہوتے ہیں اور پانی پیچھے کی طرف بھی لوٹتا ہے۔ پھر ان سطحی رووں کے نیچے اور روئیں ہوتی ہیں۔ جو ان سے مختلف سمت میں اور مختلف رفتار سے چلتی ہیں۔ اور ان میں پانی کا حجم بھی الگ ہوتا ہے۔ بعض جگہ تو ایک رو کی بجائے اوپر تلے تین تین روئیں چل رہی ہوتی ہیں۔ جن کا درجہ حرارت

1۔ OCEANOGRAPHY

2۔ OCEANOLOGY

اور بہاؤ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔

اگرچہ یہ سب معلومات نہایت دلچسپ ہیں، تاہم ان کو اس کام کا جو آئندہ ہونے والا ہے۔ ابھی نقطۂ آغاز ہی سمجھنا چاہیئے۔ تحقیقاتی کام میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس کا عملی اور افادی پہلو نمایاں ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس وقت صرف روس کے سو سے زائد جہاز مصروف تحقیق ہیں۔ امریکہ بھی محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے پوری توجہ نہ کی۔ تو وہ اس میدان میں پیچھے رہ جائے گا۔ بہت سے ممالک کے سائنسدان اپنے اپنے وسائل کے مطابق تحقیقاتی کام کر رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے جو پروگرام ان کے پیش نظر ہے اس کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ زمین کے اندرونے کا حال معلوم کرنے کے لئے سمندر کے پیندے میں تین چار میل گہرا ایک سوراخ کیا جائے۔ تاکہ زمین کے قشر کی انتہائی سرحد تک پہنچا جا سکے۔ اس سرحد کو موہورو دیسی انقطاع[1] یا صرف موہو[2] کہتے ہیں۔ یہ وہ سرحد ہے جہاں زلزلے کی لہروں کی رفتار میں نمایاں تبدیلی ہوتی ہے اور پتہ لگتا ہے کہ وہ ایک قسم کے مادے میں سے نکل کر دوسری قسم کے مادے میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ سرحد براعظموں میں بہت گہرائی پر ہے۔ لیکن سمندر کے پیندے کے نسبتاً قریب ہے۔ اس سرحد سے اوپر کا حصہ زمین کا قشر کہلاتا ہے۔ شاید اس کی موٹائی (۲۵ میل) ۴۰ کلومیٹر کے قریب ہے۔ اور یہ حصہ نسبتاً ہلکی چٹانوں اور ریتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے نیچے جو تہہ ہے وہ زمین کا بطن ہے۔ یہ حصہ (۱۸۰۰ میل) دو ہزار آٹھ سو سی کلومیٹر کے قریب موٹا اور بہت اہم ہے۔ اگر اس کے بطن کے نمونے حاصل ہو جائیں تو ترقی کی طرف یہ ایک بہت بڑا قدم ہوگا۔ اس کے تجزیہ سے دوسرے کروں کی ساخت کے بارے میں روشنی پڑے گی۔ اور کائنات کے بارے میں ہماری معلومات میں بہت اضافہ ہوگا۔

سمندر کے بارے میں تازہ ترین انکشافات محض درسی اور علمی نوعیت کے نہیں۔ ان کا ہماری زندگی سے براہ راست اور فوری تعلق ہے۔ اور ہم نے ان معلومات سے عملی زندگی میں استفادہ شروع کر دیا ہے۔ سمندر کی لہریں، اس کا مدوجزر اور اس کی رو میں جہاز رانی میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ بعض دفعہ سمندری طوفانوں اور اس کی لہروں کے پیچ و تاب سے علاقے کے علاقے ویران ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب ہم ایسے طوفانوں اور دوسرے تغیرات کی پیش بینی کر کے ضروری اقدامات کر سکتے ہیں۔ اور کئی قسم کے خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ پانی کے اندر بے پناہ حرکی اور حراری توانائی موجود ہے اس توانائی سے استفادہ کرنے کے لئے کئی جگہ بجلی گھر قائم ہو رہے ہیں اور ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ کے بموجب سمندر میں ہمارے لئے عمدہ غذا لحماً طریاً کی شکل میں موجود ہے۔ ہم اس سے بہت کچھ استفادہ حاصل کر سکتے اور کر رہے ہیں۔ شاہدات سے پتہ لگتا ہے کہ سمندر میں مچھلیوں کی بڑی افراط ہے۔ آبی مقام شناس کے ذریعہ ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ کس جگہ اور کتنی گہرائی پر مچھلیاں زیادہ تعداد میں جمع ہیں۔ اور ہم حسب ضرورت وہاں سے بڑی مقدار میں مچھلیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

سمندر سے استفادہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ خشکی پر خام مادوں، معدنیات، ایندھن اور غذاؤں کی جو مقدار موجود ہے۔ وہ اگرچہ بڑی وسیع ہے۔ تاہم غیر محدود نہیں۔ بسا اوقات وہ ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں ان کے حصول کے لئے سمندر کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ پھر سمندر میں لاکھوں ٹن کیمیاوی اشیاء محلول کی شکل میں اور بہت سی بیش قیمت معادن اس کے پیندے میں موجود ہیں۔ ہم نے ان سے بھی استفادہ شروع کر دیا ہے۔

سمندر کا مطالعہ ایک اور جہت سے بھی ہمارے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر سمندر کا ذکر کیا گیا ہے کہیں آئندہ ہونے والے واقعات کا پیشگوئی کے رنگ میں ذکر ہے۔ کہیں گزشتہ واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہیں اس میں موجود خوراک اور دوسری اشیاء کا ذکر ہے۔ اور کہیں اس امر کا کہ سمندر بین الاقوامی تعلقات کا اہم ذریعہ ہے۔ ان تمام باتوں کی پوری اہمیت اسی وقت عیاں ہو سکتی ہے۔ جب ہم سمندر کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں۔

غرض علم البحر ایک وسیع دلچسپ اور نہایت مفید علم ہے اس کے مطالعہ کے سلسلہ میں جو سائنسی، تحقیقی اور تکنیکی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ ان کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنا اور ذہن نشین کرنا از بس ضروری ہے۔ پھر اس امر کی ضرورت ہے کہ ہماری نئی نسل تازہ ترین حقائق سے روشناس اور جدید تصورات سے بخوبی آگاہ ہو۔ تاکہ وہ نہ صرف اس سے استفادہ کر سکے۔ بلکہ اس میدان میں مزید ترقیات کی طرف قدم بڑھا سکے۔ اگر ان مضامین کے مطالعہ سے قارئین کے ذہن میں ان مسائل کی وسعت اور اہمیت کا احساس پیدا ہو جائے۔ تو یہ بڑی کامیابی ہوگی۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جا رہی ہیں اور سال بسال ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اس علم کی اشاعت کی بہت کمی ہے۔ اور اردو زبان میں اس موضوع پر لٹریچر قریباً مفقود ہے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ مضامین ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے والا ثابت ہوگا۔

علم البحر کی وسعت کے پیش نظر اس موضوع کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہر علم سے متعلق مواد الگ الگ سامنے آجائے اور مسائل بہتر رنگ میں ذہن نشین ہو سکیں۔ آئندہ قسطوں میں انشاء اللہ ہر پہلو پر الگ الگ بحث کی جائے گی۔

وباللہ التوفیق

۱۔ MOHOROVICIC DISCONTINUITY

۲۔ MOHO.

تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔"

(کشتی نوح ص ۲۶، ۲۷)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۷ سال پہلے — یکم ستمبر ۱۹۰۲ء

امام مہدی پنجابی ہوگا، حضرت پیر صاحب کوٹھے والے کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "تحفہ گولڑویہ" کی اشاعت

جب بھی دنیا میں خدا کے فرستادوں کا نزول ہوتا ہے اگرچہ اس وقت ان کی مخالفت کی آندھیاں بھی زور و شور سے چلتی ہیں مگر ساتھ ہی خدا تعالیٰ سعید روحوں کو قبولِ حق کی بھی توفیق دیتا ہے اور شدید مخالفت کی تند و تیز آندھیاں بھی سچائی کے چراغوں کو بجھانے سے قاصر رہتی ہیں۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٔ ماموریت فرمایا تو جہاں سارا متحدہ ہندوستان آپ کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا وہاں لاکھوں لوگوں کو قبولِ حق کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ ان لوگوں میں اگرچہ اکثریت غریب و بے نوا لوگوں کی تھی مگر سعید روحوں کے اس انبوہِ کثیر میں کہیں کہیں بڑے مشہور و معروف لوگوں کے نام بھی نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں میں بعض بڑے بڑے علماء و مشائخ بھی شامل تھے۔ چنانچہ سرزمین سندھ سے مشہور روحانی بزرگ حضرت پیر العلم سندھی، بہاولپور سے مشہور صاحب طریقت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والے، افغانستان سے مشہور مذہبی رہنما حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کو مسیح وقت اور مہدی دوراں کو شناخت کرنے کی سعادت ملی۔

صوبہ سرحد کے بزرگ

اسی طرح کی ایک پاک ہستی کا ذکر آج سے ۷۷ سال قبل شائع ہونے والی ایک تصنیف تحفہ گولڑویہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے کیا۔ آپ نے تحصیل صوابی ضلع پشاور میں دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ایک گاؤں کوٹھہ شریف کے ایک بزرگ اور پیر جو کہ حضرت پیر کوٹھے والے صاحب کے نام سے مشہور تھے کا ذکر فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی اس تصنیف میں لکھا کہ یہ بزرگ صاحب کشوف و الہام تھے اور انہوں نے اپنی وفات سے چند سال قبل اپنے خاص محبّوں کو بتا دیا تھا کہ امام مہدی آخر الزمان پیدا ہو چکا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ اس کی زبان پنجابی ہے۔ اس پر اس قدر شدید مصائب آئیں گے جس کی نظیر گزشتہ زمانہ میں نہ ہوگی مگر اسے ذرہ بھر پرواہ نہ ہوگی۔ حضرت پیر کوٹھے والے صاحب نے یہ بھی خبر دی کہ میرے بعض احباب امام مہدی آخر الزمان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یہ شہادت حضرت پیر کوٹھے والے صاحب کے خلیفہ زادہ حکیم محمد یحییٰ صاحب دیگرانی نے ۲۲ جنوری ۱۹۰۰ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائی تھی جو حضرت پیر صاحب کے دو خاص مصاحبوں یعنی حافظ نور محمد صاحب متوطن گڑھی امام زئی اور گلزار خان ساکن ہڈا پیر علاقہ پشاور کی چشم دید روایت پر مبنی تھی۔ ان دو اصحاب کے علاوہ اس علاقہ کے بعض اور دیندار اور نیک لوگوں مثلاً محمد اسماعیل صاحب محلہ گلبہار شاہ پشاور اور مولوی حمید اللہ صاحب ملا صولت نے بھی اس روایت کی تصدیق کی۔ مولوی حمید اللہ صاحب نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں فارسی زبان میں ایک خط بھی تحریر کیا اور حضرت پیر صاحب کے یہ اصلی افغانی الفاظ بھی لکھے جو ان کی زبانِ مبارک سے نکلے تھے یعنی

"چہ مہدی پیدا شوی دی او
وقت وظہور ندی"

یعنی مہدی موعود پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔

تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۵۸ پر یہ ساری تفاصیل درج ہیں۔ یہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت پیر کوٹھے والے ۱۷۹۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۷۵ء میں وفات پائی۔ آپ کے مرید ان کو تیرھویں صدی کے مجددؒ اور دوسرا مجدد الف ثانی یقین کرتے ہیں۔ پیر صاحب کی سوانح حیات اور ملفوظات مراقبات اور بعض الہامات "مخزنِ عرفانی" کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ اور جن بزرگ حافظ نور محمد صاحب متوطن گڑھی امام زئی کا ذکر ہے وہ حضرت پیر کوٹھہ شریف کے جانشین تھے۔ ان کا انتقال جنوری ۱۹۰۵ء میں ہوا اور نیلی تال میں ان کا مزار مبارک ہے

حضور اقدس علیہ السلام نے حضرت پیر کوٹھے والے صاحب کے بارہ میں یہ تفاصیل تحفہ گولڑویہ کے سرورق صفحہ ۲ اور طبع اوّل کے صفحہ ۳۴ تا ۳۶ میں درج فرمائی ہیں۔

حضور علیہ السلام نے اپنی اس بےمثال تصنیف میں اپنی صداقت کے متعدد دلائل بیان فرمائے ہیں۔ اس میں حضورؑ نے موسوی و محمدی سلسلوں کی حیرت انگیز مماثلت بیان کرتے ہوئے قرآن کریم و حدیث اور اولیاء امت محمدیہ کے کشوف و پیشگوئیوں سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح کر دکھایا ہے کہ مسیح موعود کو چودھویں صدی میں ظہور کرنا چاہیئے تھا اور یہ کہ وہ میں ہی ہوں جس کے آنے سے خدائی نوشتے اس صفائی سے پورے ہو گئے ہیں کہ کسی کو انکار کی مجال نہیں ہونی چاہیئے۔

آج جبکہ چودھویں صدی اپنی آخری منازل کو پہنچ چکی ہے اور سنہ ۱۳۹۹ھ کا سال ختم ہونے کو ہے اور اس ساری صدی میں کسی شخص نے ماسوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ مہدویت نہ کر کے گویا حضور کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے حضور علیہ السلام نے یہ کتاب اس وقت تصنیف کی تھی جب کہ ابھی چودھویں صدی کا ایک چوتھائی حصہ گزرا تھا مگر اس کے بعد پوری صدی گزر گئی اور کوئی شخص ایسا نہ آیا جس نے کہا ہو کہ وہ امام مہدی ہے۔ اس طرح سے گویا مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کی سچائی قطعی طور پر واضح ہو گئی۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی متعدد حوالوں کا ذکر کر کے یہ ثابت فرما دیا تھا کہ مہدی کا نزول چودھویں صدی میں ہی ہونا تھا اور چودھویں صدی کے اختتام کو پہنچنے والا ہر دن خدا کے اس فرستادہ کی صداقت پر گویا مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

> "اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے"
> حضرت مصلح موعودؓ

حقیقی نیکی کو پانے کی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"... لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶۳-۶۵)

احباب سے گزارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ متعلقہ عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر وصول شدہ چندوں کی رقوم ارسال مرکز فرمایا کریں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی شوکت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے اسلام کی شوکتِ گزشتہ کو واپس لانے کے لئے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔"

مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

الفضل خود خرید کر پڑھئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ مہمانخانہ مستورات

(۲)

۳۴۔	مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر وڈ ایچ صاحب	سرگودھا	۱۰۰ — ۰۰
۳۵۔	" محمودہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم	فیصل آباد	۳۰۰ — ۰۰
۳۶	" زبیدہ بیگم حکیم خلیل احمد مرحوم سابق ناظر تعلیم و تربیت	قادیان	۳۰۰ — ۰۰
۳۷۔	" نسرین بیگم صاحبہ	کراچی	۱۱۵ — ۰۰
۳۸۔	" بیگم ہادی علی خان صاحب	کوہ مری	۱۰۰ — ۰۰
۳۹۔	" اقبال صادقہ صاحبہ اہلیہ راجہ بشیر الدین احمد صاحب جنجوعہ محلہ بچگان ساکن مڈھ رانجھا	ضلع سرگودھا	۳۰۰ — ۰۰
۴۰۔	" نسرین ظفر صاحبہ اہلیہ سید ظفر احمد صاحب	ربوہ	۳۰۰ — ۰۰
۴۱۔	" مسز محمودہ اظہر صاحبہ	سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰
۴۲۔	" سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالعزیز صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰۰ — ۰۰
۴۳۔	" ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ	کراچی	۵۰۰ — ۰۰
۴۴۔	" امۃ العزیز بیگم عبدالحکیم خان صاحب	"	۳۰۰ — ۰۰
۴۵۔	" ناصرہ حافظ بشیر احمد صاحب	"	۳۰۰ — ۰۰
۴۶۔	" مسعودہ شاہدہ گوہر والدہ مرحومہ معراج بیگم صاحبہ	"	۳۰۰ — ۰۰
۴۷۔	" حمیدہ بیگم صاحبہ منجانب طالعہ بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ	گولیکی	۳۰۰ — ۰۰
۴۸۔	" بدر النساء خانم صاحبہ آف فجی آئرلینڈ حال	کراچی	۲۰۰ — ۰۰
۴۹۔	" عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ نذر محمد صاحب چک سکندر	ضلع گجرات	۳۰۰ — ۰۰
۵۰۔	" آمنہ طیبہ صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالواسع صاحب دارالعلوم شرقی	ربوہ	۵۰۰ — ۰۰
۵۱۔	" امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ اجمل صاحب شاہد مبلغ	نائیجیریا	۳۰۰ — ۰۰
۵۲۔	مکرم محمد شفیع صاحب منجانب اہلیہ محترمہ استانی خورشید بیگم مرحومہ	سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰
۵۳۔	مکرمہ نعیمہ حمید صاحبہ اہلیہ حمید اللہ خان صاحب مبلغ	سیرالیون	۳۰۰ — ۰۰
۵۴۔	" امۃ الحفیظ جمن بخش صاحب منجانب محترمہ طاہرہ روبینہ صاحبہ اہلیہ فہیم احمد صاحب	ہالینڈ	۲۰۰ — ۰۰
۵۵۔	لجنہ اماء اللہ	کوٹ عبدالمالک	۸۷ — ۰۰
۵۶۔	"	قصور	۱۸ — ۵۰
۵۷۔	"	ملتان	۵۰ — ۰۰
۵۸۔	"	ربوہ	۵۶۹ — ۰۰
۵۹۔	"	گولیکی	۱۰ — ۰۰
۶۰۔	"	بہاولنگر	۳۶۰ — ۰۰
۶۱۔	"	فیکٹری ایریا شاہدرہ	۱۰ — ۰۰
۶۲۔	"	فیصل آباد	۱۸۷۹ — ۰۰
۶۳۔	"	سرگودھا	۵۷ — ۰۰
۶۴۔	"	راول ڈیم	۵۰ — ۰۰
۴۷۔	"	چونڈہ	۴۰ — ۰۰
۴۸۔	"	کوئٹہ	۴۷۲ — ۰۰
۴۹۔	"	جیکب آباد	۲۵۰ — ۰۰
۵۰۔	"	سانگھڑ	۵۵ — ۰۰
۵۱۔	"	دارالصدر شمالی ربوہ	۳۰۰ — ۰۰
۵۲۔	"	گھو مولہ دکال	۳۸ — ۷۵
۵۳۔	"	ڈیرہ غازی خان	۴۲ — ۰۰
۵۴۔	"	شورکوٹ	۲۵ — ۰۰
۵۵۔	"	اوکاڑہ	۵۰ — ۰۰
۵۶۔	"	چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۴۰ — ۰۰
۵۷۔	"	نوشہرہ	۳۰ — ۰۰
۵۸۔	طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس	لجنہ لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۵۹۔	لجنہ اماء اللہ	لاہور	۱،۶۵۰ — ۰۰
۶۰۔	لجنہ اماء اللہ	کراچی	۲۳۵۹ — ۵۰
۶۱۔	"	منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ	۵۳۱ — ۰۰
۶۲۔	"	دریا خان	۱۰ — ۰۰

انتہائی مالی قربانیوں کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجاہدین تحریک جدید سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"آؤ ہم آج عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں۔"

مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنی مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات اماء اللہ کے لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ کی دو نقلیں بھجوائیں۔ سالانہ رپورٹ دس اکتوبر تک مل جانی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میری بچی عزیزہ فرزانہ شمیم اختر کا نکاح ہمراہ نصیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد شفیع صاحب مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۷/۸/۶۹ بعد نماز جمعہ مکرم شریف احمد صاحب ڈیڑھ صوبی سیکرٹری مالی بازار حتی سابقہ قائد علاقہ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد حنیف بھٹی سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ)

ولادت

بندہ ناچیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص حسن و احسان اور بے پایاں مروّت کے تحت ایک بچی کے بعد اب ۲۵/۸/۶۹ بروز ہفتہ عید الفطر کے دن لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور سلسلہ عالیہ کے بزرگوں سے خصوصاً درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود بچے کو نیک سیرت اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ناصر احمد بجہ سیکرٹری جماعت احمدیہ رسول و ناظم مالی خدام الاحمدیہ ضلع گجرات)

درخواست دعا

عزیزہ امۃ القدیر بنت عبدالحمید خان صاحب آف دارالعلوم شرقی ربوہ نے تعلیم الاسلام نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے میٹرک میں ۷۰۲ نمبر لے کر اعلیٰ کامیابی پر ۲۰/- روپے برائے نادار مریضاں بھجوائے ہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین اس بچی نے اپنی کامیابی پر برائے نادار مریضاں رقم بھجوا کر اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ دوسرے بچے بھی اپنی کامیابی پر غریب مریضان کو یاد رکھیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا ․․․․ سو اے لوگو اگر تم میں راستی کی رُوح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اِس پیغام کو سُنکر کیا جواب دیتے ہو"

محترم امراء کرام و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال سے درخواست ہے کہ جملہ چندہ جات کی بروقت ترسیل اسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ بروقت وصولی، امید ہے کہ آئندہ اِس امر کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھا جائے گا۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو پیغامِ آسمانی پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز برائے شوریٰ انصاراللہ

جو مجالس شوریٰ انصاراللہ کے ایجنڈا کے لئے تجویز/تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ تجویز/تجاویز کو معین الفاظ میں لکھ کر اور اپنی مجلس عاملہ انصاراللہ سے منظوری لیکر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اس امر کی وضاحت کی جائے کہ مجلس عاملہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ تبوک/ستمبر مقرر ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ امریکہ سے اطلاع ملی ہے کہ میری دادی امّاں بیگم محترم ملک عبدالمالک خان صاحب (سابق) صدر حلقہ سول لائن لاہور کا پتّہ میں پتھری کا بڑا اپریشن انڈیانا پولس (امریکہ) میں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بڑھاپے میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور لمبی صحت والی عمر عطا فرماوے۔

(اظہر نعیم خان۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کے ماموں عبدالحمید عباسی صاحب کھانسی اور بخار میں مبتلا ہیں۔ کھانسی اور بخار میں فی الحال تھوڑا سا افاقہ ہوُا ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ نیز خاکسار ۸ ستمبر کو ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اِسی طرح دوسرے احمدی طلباء بھی ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خاکسار کے ماموں جان کو اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مجھے اور دوسرے احمدی طلباء کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(نعیم احمد کھوکھر۔ شیخوپورہ)

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ عفت ہاشمی جو کہ پنڈی میں رہتی ہے اکثر ناک کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے استدعا ہے کہ وہ عزیزہ کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ تا اللہ تعالیٰ عزیزہ پر اپنا خاص فضل فرمائے اور اسے ہر قسم کے بلا و شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمود احمد اظہر۔ لندن)

اداریہ (بقیہ صہ ۲)

اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب پر مقدّم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔" (ازالۂ اوہام صہ ۳۳۵)

الغرض ایسی پُر اثر نصائح اور اپنی خداداد قوّتِ قدسیہ کی مدد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے متبعین کو قرآن شریف کے احکام پر عمل پیرا کر اسکے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا اور انہیں اِس قابل بنا دیا کہ وہ قرآن کے نور کو ساری دُنیا میں پھیلائیں۔ سو آج آپ کی قائم کردہ اِس جماعت کے ذریعہ قرآن کا نور ساری دُنیا میں پھیل رہا ہے اور ہر ملک اور ہر قوم میں ایسے مخلص اور ایثار پیشہ افراد کی جماعتیں معرضِ وجود میں آچکی ہیں جو قرآنی احکام پر دل وجان سے عمل پیرا ہیں اور قرآن کے نور کو اپنے اپنے ملک میں پھیلا رہی ہیں۔ حضور علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کو عالمگیر بنیادوں پر قرآن کے نور پھیلانے کی جو توفیق مل رہی ہے وہ بجائے خود ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔

وقفِ جدید کو واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اِس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نہ پائی ہو گی۔ اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سُنا سکے گا۔ اِس لئے اس وقت (احباب کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔ ناقل) بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہو گی"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

"وقفِ جدید" کو اِس تربیتی نظام کو چلانے کے لئے مخلص واقفینِ زندگی کی ضرورت ہے۔ زعمائے انصاراللہ اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقفِ جدید انصاراللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب معرفت پوسٹ بکس ۲۱ نواب شاہ سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد علی صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ $\frac{1}{18}$ دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ والد صاحب مرحوم اپنی زندگی میں قطعہ مذکور اپنے پوتے فاروق احمد صاحب کے نام ہبہ کر گئے تھے۔ ہبہ کی تحریر والد صاحب مرحوم نے کمیٹی آبادی میں دی تھی لیکن ابھی قطعہ فاروق احمد کے نام منتقل نہیں ہوُا تھا کہ والد صاحب وفات پا گئے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کی تحریر ہبہ کے مطابق پلاٹ $\frac{1}{18}$ واقع محلہ دارالصدر ربوہ فاروق احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

۴۔ عاجز کو بہت سی پریشانیاں ہیں ان سے نجات کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودہا)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

نائیجیریا کے ایسٹرن نیول کمانڈر کے بی یوسف کے اعزاز میں الوداعی ضیافت

موصوف نے اپنے قیام کے دوران اسلام کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا

کالابار (نائیجیریا)۔ نائیجیریا کی مسلح بحری افواج کے ایسٹرن نیول کمانڈر محترم کے۔ بی۔ یوسف صاحب کے اعزاز میں احمدیہ مسلم مشن کالابار کی طرف سے ایک الوداعی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ کمانڈر کے۔ بی۔ یوسف صاحب نے اپنے قیام کالابار کے دوران اسلام کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا اور وہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کالابار کے افتتاح میں شرکت فرمائی۔ یہ مشن ہاؤس وسطی احمدیہ مسلم مسجد کے ساتھ واقع ہے۔ کمانڈر موصوف کا تبادلہ کالابار سے لیگوس ہوگیا ہے۔ نائیجیریا سے شائع ہونے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان انگریزی ہفت روزہ رسالے دی ٹروتھ نے اپنے شمارہ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء میں خبر دی ہے کہ کمانڈر موصوف کو احباب جماعت نے بڑی گرمجوشی سے رخصت کیا اور ان کی خدمات کو سراہا۔ الوداعی تقریب میں شامل ہونے والوں میں معلم اے۔ جی۔ دارا مولا، احمدیہ مسلم مشن کالابار کے چیئرمین برادر سلام اور مشن کے دیگر عہدہ داران اور ارکان شامل تھے۔

روزنامہ الفضل کی قیمت میں اضافہ

الفضل کے جملہ خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ڈاک خرچ کی شرح میں اضافہ ہو جانے اور دوسرے اخراجات بھی بڑھ جانے کی وجہ سے مجبوراً اخبار الفضل کی قیمت میں درج ذیل اضافہ یکم ستمبر ۱۹۷۹ء سے کیا گیا ہے:-

سالانہ چندہ	۹۰---۰۰
ششماہی "	۴۶---۰۰
سہ ماہی "	۲۴---۰۰
سالانہ چندہ خطبہ نمبر	۲۵---۰۰

فی پرچہ ۴۰ پیسے کی بجائے ۴۵ پیسے۔ امید ہے کہ احباب پہلے کی طرح تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

(مینیجر الفضل)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اختیار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا جہاد قرآن کی تعلیم اور اس کی عظمتوں کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور جہاد کا تیسرا مطلب دشمن کے حملہ کے وقت خود حفاظتی میں تلوار اٹھانا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں پر قرآن میں کھل کر جہاد کا مطلب واضح نہیں کیا گیا وہاں پر تینوں قسم کا جہاد مراد ہے۔ جس کے نتیجے میں بالآخر خدا کی رحیمیت کا فیضان ملتا ہے۔

حضور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور توفیق دے کہ ہم اس کے حضور بہترین استعداد سے بہترین چیز پیش کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ اسے قبول کرے اور ہم کو اخروی جنتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ضرورت لیڈی ڈاکٹر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے زنانہ مریضوں کو بے حد دقت ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کی خواہش مند لیڈی ڈاکٹروں سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اپنی خدمات پیش کریں۔

خاکسار۔ لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ممانی صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب بٹ صدر لجنہ اماء اللہ نارووال پر پچھلے ماہ کراچی میں دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا۔ وہاں ہسپتال میں کئی دن زیر علاج رہیں اب کچھ افاقہ ہوا تو نارووال تشریف لے آئی ہیں۔ ابھی چلنے اور بولنے میں کافی دقت محسوس ہوتی ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد بٹ زعیم حلقہ وحدت کالونی لاہور۔ ۱۹۔ ایف وحدت کالونی لاہور)

۲۔ مکرم عبدالرشید صاحب ایجنٹ الفضل اسلام آباد بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عبدالحمید قریشی
اسلام آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ وقف جدید کی ترسیل

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ماہ حال میں جمع شدہ چندہ وقف جدید کی رقوم فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ اسموار تفصیل براہ مہربانی دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں فسٹ ائیر کا داخلہ ہو رہا ہے۔ داخلے کی خواہش مند تمام لڑکیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آکر داخلہ لے لیں۔
سکول یکم ستمبر کو کھل رہا ہے۔ تمام طالبات سے درخواست ہے کہ یکم ستمبر کو ۷ بجے صبح سکول میں حاضر ہو جائیں۔

(صابرہ رحمن ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو اپنی جیپ کے لئے ایک محنتی، مخلص اور لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے جس کو انجمن کے قواعد کے مطابق تنخواہ، مہنگائی الاؤنس اور ٹی۔ اے کے علاوہ ۱۰۰/- روپے ماہانہ ڈرائیونگ الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ ضرورت مند اپنے امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش گمشدہ سائیکل

۲۹ اگست کو قریباً ڈھائی بجے دن خلافت لائبریری سے ایک سائیکل گم ہوگئی ہے۔ جس کسی کو بھی ملی ہو یا کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہوں وہ براہ مہربانی رحمت بازار غربی میں ایم۔ ایس جاوید کی دکان پر پہنچا دیں۔ سائیکل لانے والے کو ۵۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵